محمد سخاوت مرزا

مثنوی

بولتا نامہ

مثنوی بولتا نامہ اردو زبان میں ایک دلکش صوفیانہ مثنوی ہے اور دکن کے صوفیاء میں معروف ہے۔ مگر اس کا مصنف دراصل کون ہے؟ کوئی صحیح پتہ نہیں چلتا۔ یہ مثنوی مولانا روم قدس سرہ العزیز کے ایک شعر کی شرح معلوم ہوتی ہے جو فی الحقیقت روحِ انسانی سے متعلق ہے۔ چنانچہ ابتدائی اشعار میں مصنف نے مولانا رومؒ کے حسب ذیل دو اشعار لکھے ہیں ؎

بشنوید اے دوستان ایں داستاں
خود حقیقت نقد حال ماست آں

مطلق آوازے کہ خود از شہ بود
اگرچہ از حلقوم عبداللہ بود

کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں اس نسخہ کا مصنف مولانا حکیم یحییٰ علی خان ندرت گو پاموی و مدراسی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ کاتب کی اصل عبارت درج ذیل ہے:

لہذا رسالۃ المتبرکہ فیض موہبت کہ از تالیف جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول کثیر الموہبت مولوی حکیم محمد یحییٰ علی خان صاحب مشفق

دام مجدہم المتخلص بہ ندرت فرزند خورد مولوی قاضی مصطفیٰ علی
خان صاحب ممتاز جنگ بہادر۔"

جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی نقل کاتب نے مولوی ندرت کی زندگی ہی میں کی گئی ہے کیونکہ کاتب ان کا کوئی دوست ہے اور احتراماً "مشفق دام مجدہم" لکھتا ہے۔

ندرت بڑے عالم فاضل اور حکیم حاذق تھے، جن کے والد ماجد مصطفیٰ علی خان خوش دل گوپاموی اور برادرِ معظم مولانا ارتضا علی خان خوشنود بڑے جید عالم تھے۔ ندرت کے متعلق مولوی محمد مہدی واصف نے اپنے تذکرہ علماء حدیقۃ المرام عربی میں اس طرح روشناس کرایا ہے :۔

"مولوی یحیی میاں اسمہ غلام یحیی، ابن مصطفیٰ علی
خان قاضی القضاۃ، وھو اخو ارتضا علی خان المرحوم، لہٗ
مہارۃ فی العلوم لا سیما فی علم الطب، لہ باع طویل ولیس لہٗ
فیھا عدیل وھو صاحب الطریقۃ والخلافۃ وھو مفتی صدر
امین فی الحاق پٹن، لا یزال محیا للسنۃ و الدین۔"

اور اسی مؤلف کے فارسی تذکرۂ شعراء الموسوم بہ معدن الجواہر کا مختصر اقتباس یہ ہے:۔

"ولادت ۱۲۳۲ھ اساتذہ مولوی لطف رسول، مولوی
قدرت غنی، حکیم خیراللہ، مولوی زکی الدین احمد خان، مولانا افضل
العلماء خوشنود گویا عربی، فارسی اور طب میں۔ اور شاعری میں
میر مہدی ثاقب مدراسی کے شاگرد تھے۔" الخ

مگر مولوی ابو محمد عمر الیافعی صاحب اور مولوی محمد اشرف صاحب انجینیر وظیفہ یاب حیدرآباد ی کے کتب خانوں میں اس کے نسخے موجود ہیں۔ مولوی یافعی صاحب کے نسخے میں اشعار زیادہ ہیں اور تخلص شاعر کا بھونڈا ہے اور آخری اشعار میں سنہ تصنیف بھی درج ہے مگر کچھ مبہم ہے۔ جس سے سنہ تصنیف ۱۲۶۰ھ معلوم ہوتا ہے خاتمہ کے اشعار یہ ہیں ؎

اور کاتب نے اس مثنوی کا نام رمز العاشقین اور مصنف کا نام شاہ بوعلی قلندر بیان کیا ہے۔ حضرت شاہ بوعلی قلندرؒ تو ساتویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ یہ اردو مثنوی جس کی زبان بارہویں صدی ہجری کی ہے، شاہ صاحب مذکور کی تصنیف نہیں ہوسکتی۔ متأخرین میں ممکن ہے کوئی اور صوفی قلندر ہوں صحیح پتہ نہیں چلتا۔ البتہ بیہوش تخلص، قادر علی بن محی الدین احمد خاں نایطی مدراس میں ایک شاعر گزرے ہیں جو ندرت کے معاصر تھے جن کا سنہ ولادت و وفات ۱۲۲۷ھ ۱۲۶۰ھ ہے۔ (دیکھو اشارات بینش مؤلفہ مرتضیٰ بینش وگلزار اعظم مؤلفہ اعظم جاہ مطبوعہ، صفحہ ۱۱۵)

قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے مصنف ندرت ہیں اور اس کا تکملہ کسی بیہوش تخلص شاعر نے کیا ہے جو فلسفہ ویدانت اور اُس کی اصطلاحات پر مبنی ہے۔ جس کا ایک نسخہ کتب خانہ ترقی اُردو بورڈ کراچی میں موجود ہے۔

اور مؤلف گلزار اعظم (نواب غلام غوث خان والا جاہ المتوفی ۱۲۷۲ھ) نے اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ نُدرت کا مولد مدراس ہے۔ ان کے استاد علوم درسی میں مولوی واقف (میراں محی الدین) بھی تھے اور شاعری میں قدرت اللہ خان قدرت گوپاموی مؤلف نتائج الافکار سے بھی مشورہ کیا کرتے تھے۔ بڑے حاذق حکیم تھے، اور مجلس مشاعرہ اعظم کے رکن بھی تھے۔ ۱۲۶۳ھ میں وفات پائی۔ رسالہ مناظر الابدال اور قرابادین ندرتی اور ایک دیوان ہندی ان کی تصنیفات سے ہیں۔ (صفحہ ۳۶۲ گلزار اعظم) مگر اس مثنوی بولتا نامہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ البتہ مہدی واصف فرماتے ہیں کہ یہ صاحب طریقت اور خلافت بھی تھے۔ اس لحاظ سے یقین ہوتا ہے کہ یہ صوفیانہ مختصر مثنوی کے مصنف نُدرت ہی ہیں۔

اس مثنوی کا ذکر مولوی عبد الباری آسی لکھنوی ثم مدراسی نے اپنی ایک نایاب بیاض کے شعراء کے ضمن میں کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اس کا مصنف کوئی بیہوش تخلص شاعر ہے۔ (صفحہ) کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں اس مثنوی کے صرف اشعار

ہیں۔ جس کی ابتدا اور خاتمہ کے اشعار یہ ہیں ؎

بشنوید اے دوستاں ایں داستان

خاتمہ ؎

خانہ تحریر ہے یہ بولتا	بولتے کی داستاں کر انتہا
مصطفیٰ پر بھیج صلوٰۃ اور سلام	آلؑ اور اصحابؓ پران کی تمام

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

بولتا نامہ

بشنوید[1] اے دوستاں ایں داستاں	خود حقیقت نقد حال ماست آں
مطلق آوازے کہ خود از شہ بود	گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
بشنوید اے دوستانِ راز داں	بولتا ہوں بولتے کی داستاں[2]
بولتے کی راہ پر ہو استوار	بول بسم اللہ دل سے بار بار
بولتا ہے دو جہاں کا بادشاہ	بولتا حیراں بفکرِ لَآ اِلٰہ
بولتا ہی قُمْ بِاِذْنِ اللہ ہے	بولتا ہی قُلْ کَفٰی بِاللہ ہے
بولتا ہی سِرِّ اِلَّا اللہ ہے	بولتا ہی ثَمَّ وَجْہُ اللہ ہے
بولتا ہی یُؤْمِنُوْ بِالْغَیْبِ ہے	شک نہ لاکہ[3] بولتا لَارَیْب ہے
بولتا ہی قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد	بولتا اسرارِ اَللہُ الصَّمَد
بولتا ہی لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ	بولتا ہے وَلَمْ[4] یَکُنْ لَّہٗ[5] کُفُوًا اَحَد

---

[1] اشعار ۱-۲-۴-۵ نسخۂ اردو بورڈ میں متروک۔

[2] نسخۂ بورڈ میں یہ شعر اس طرح ہے ؎ بولتا ہوں بولتے کی داستاں ✣ بشنوید اے دوستانِ رازداں

[3] نسخۂ بورڈ میں "لاؤ" [4] اور (مرتب)

[4] وَ متروک (نسخۂ بورڈ) [5] لہٗ متروک (نسخۂ بورڈ)

بولتا ہے در قرآن لَا یَعْلَمُوْن — یعنی فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْن
یار تو اس بولتے کو سچ[1] ہے جان — سرّہ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کی شان
بولتا ہے کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا — جس نے سب خلقت کے تئیں پیدا کیا
بولتا اب اس بولتے سے خُوب رُو — ہرچہ داری حرف کن در راہِ ھُو
اوّل[2] و آخر یہی ہے بولتا — باطن و ظاہر یہی ہے بولتا
بولتے[3] کا نام حَیٌّ لَّا یَمُوْت — بولتے کو بولتا دیتا ہے قُوت
بولتے کا نام رَحْمٰنُ الرَّحِیْم — بولتے کا نام ہے قَادِرْ کَرِیْم
بولتے کا نام سَتَّارُ الْعُیُوْب — بولتے کا نام غَفَّارُ الذُّنُوْب
بولتا بیچون ہے اور بیچگون — بولتا بے تشبیہ، بے شک، نے نموں
بولتے کا جانتے ہیں ماجرا — ہو رہا ہے اس سبب چون و چرا
بولتا ہی جَامِعُ التَّنْزِیْہ تھا — بولتا ہی صَانِعُ التَّشْبِیْہ تھا
بے پر و بازو کے گیا ہے بولتا — لامکاں تک جا کے پہنچا بولتا
بولتا عِلْمُ الْیَقِیْن عَیْنُ الْیَقِیْن — حق بحق ہے بولتا حَقُّ الْیَقِیْن
بولتا آغاز اور انجام ہے — حضرت آدم ہے بولتے کا نام ہے

وَاِذْ[4] قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

اور یہی ہے یک لطیفہ بولتا — سن زمین کا ہے خلیفہ بولتا
بولتے آئے ہیں سب اہلِ کمال — بولتا ہے[5] وصف ذات ذو[6] الکرام

---

[1] یہ (نسخہ بورڈ) [2] ہے (نسخہ بورڈ)

[3] یہ شعر نسخہ بورڈ میں شعر "بولتا ہی جامع التنزیہ تھا" کے بعد ہے۔

[4] یہ شعر اور اس کے بعد کے پانچ اشعار نسخہ بورڈ میں زائد ہیں۔

[5] نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں عنوان متروک ہے مگر نسخہ بورڈ میں موجود ہے [6] ہی (نسخہ بورڈ) [7] ذوالجلال

بولتا ہی مخزنِ اسرار ہے — بولتا ہی مظہرِ انوار ہے
بولتا ہے آشکارا اور نہاں — بولتا[۱] ہے باہمہ وہم و گماں
بولتا مقصد ہے خاص و عام کا — بولتا حاجت روا ہر کام کا
بولتا ہر درد کا درمان ہے — بولتا ہی مصدرِ عرفان ہے
بولتا[۲] ہی باعثِ ایجاد ہے — بولتا ہی موجبِ بنیاد ہے
بولتا تھا شیثؑ اور ایوبؑ میں — بولتا تھا یونسؑ و یعقوبؑ میں
بولتا تھا نغمۂ داؤدؑ میں — بولتا چنگ و رباب و عود میں
بولتے[۳] نے آگ کو روشن کیا — بولتے نے موت کو بھی جی دیا
بولتا تھا موسیٰؑ و فرعون میں — جلوہ[۴] گر تھا بولتا ہارونؑ میں
بولتے[۵] میرے کو گر جانے کوئی — دیکھ تو کیا بولتا ہے مولوی
چوں کہ بیرنگے اسیرِ رنگ شد — موسیٰ با موسیٰ در جنگ شد
چوں بہ بے رنگی رسی کاں داشتی — موسیٰ و فرعون دارند آشتی
گفت[۶] او را من زبان و چشم او — من چو عاشق من رضا و خشم تو
اے[۷] کہ بی یسمع و بی یبصر توئی — سرّ توئی چہ جائے صاحب سرّ توئی
ربِّ اَرِنی طور پر تھا بولتا — لَن ترانی بولتے کی تھی صدا

---

۱ بولتا باہر ہے از وہم وگماں (نسخۂ بورڈ)
۲ نسخۂ بورڈ میں یہ شعر متروک ہے۔
۳ نسخۂ بورڈ میں یہ شعر اس طرح ہے ؎
بولتے نے آگ کو لالہ کیا — بولتے نے کتنوں ہی کا خوں کیا
۴ بولتا تھا جلوہ گر ہارونؑ میں (نسخۂ بورڈ)
۵ بولتے میرے کو جانو گر غوی (نسخۂ بورڈ)
۶ و ۷ یہ دو اشعار نسخۂ بورڈ میں متروک ہیں۔

بولتا ہی صاحبِ طوفاں ہوا　　بولتا کشتی کا کشتی باں ہوا
[1] بولتا ہی شافعِ محشر ہوا　　بولتا ہی ساقیٔ کوثر ہوا
بولتا تھا احمدؐ مختار میں　　بولتا تھا حیدرؓ کرار میں
[2] بولتا ہی تھا حقیقت احمدی　　بولتا منشور ملکِ سرمدی
بولتا ہی مجمع اخلاق[3] ہے　　بولتا ہی منبع اشفاق[4] ہے
بولتے کے واسطے سب کچھ بنا　　[5] بولتے ہی میں بقا ہے اور فنا
خرچ کر اور بول دل سے یار تو　　لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
[6] بولتے ہی کی ہے سب ذات و صفات　　بولتے ہی کی ہے ساری کائنات
بولتا ہی قطبِ ربّانی ہوا　　[7] بولتا محبوبِ سبحانی ہوا
بولتا ہی دین اور ایمان ہے　　خود[8] کو جو جانے وہی انسان ہے
[9] بولنے کا ہی یہ سارا پرتوا　　بولتے کو دیکھ سن در بالنوا
[10] بو[illegible] شیخ بھ ہے دم بدم　　دونوں عالم میں ہے وہ ثابت قدم
بولتا ہی بود اور نابود ہے　　بولتا ہی سب[11] جگہ موجود ہے
بولتا ہی رہنما[12] رہبر ہوا　　بولتا ہی یارو ہم[13] بستر ہوا

---

[1] یہ شعر نسخۂ بورڈ میں نہیں ہے۔
[2] یہ شعر (ن ب) میں زائد ہے۔
[3] مجمع الاخلاق (ن ب) [4] منبع الاشفاق (ن ب)
[5] بولتا ہی ہے بقا، کل من فنا (نسخۂ بورڈ)
[6] ن ب میں زائد شعر
[7] یہ مصرع اول ہے (ن ب) [8] جو اسے جانے سو وہ انسان ہے (نسخہ
[9] بورڈ کے نسخہ میں زائد شعر [10] یہ شعر ن ب میں متروک ہے [11] ہر (ن ب)
[12] مرشد (ن ب) [13] مسترشد (ن ب)

بولتے[1] کا جابجا ہیگا ظہور — بولتا نزدیک سب سے اور دور
بولتے[2] اپنے کا جب تو یار ہو — وَھُوَ مَعَکُم کا تجھے دیدار ہو
جو[3] کہو یارو سو ہے یہ بولتا — بولتا ہی دل کے عقدے کھولتا
بولتا[4] میرا در شہوار ہے — بولتا میرے گلے کا ہار ہے
بولتا[5] میرا ہے رستم داستاں — چھوڑ مت اس بولتے کا آستاں
بولتے پیارے سے میرا[6] پیار ہے — بولتا میرا بڑا غمخوار ہے
بولتے کی کیا کہوں یاروں میں بات — بولتا پھرتا ہے میرے ساتھ ساتھ[7]
بولتے[8] سے آشنائی کیجیے — در پہ اُس کی جبہہ سائی کیجیے
بولتے کو جان لے، پہچان لے — بولتا جو کچھ کہا[9] سو مان لے
بولتے[10] کی رکھتے ہیں سب جستجو — بولتے کی ہے ہر ایک کو آرزو
بولتے پیارے سے اُلفت کیجیے — بولتے ہی سے محبّت کیجیے
بولتے کو اپنے[11] کیجے آشنا — بولتے کو دیجیے آنکھوں میں جا
بولتے پر جانفشانی کیجیے — در کی اس کے پاسبانی کیجیے
بولتے سے ہم ہیں، ہم سے بولتا — بولتے[12] سے دم ہے، دم سے بولتا
بولتے کا[13] ہو رہا ہے شور و غل — بولتے کے ہاتھ[14] میں ہے جز و کل

---

۱ تا ۵ نسخۂ بورڈ زائد ہیں ۶ مجھ کو (ن ب) ۷ سات سات (ن ب)
۸ نسخۂ بورڈ میں زائد
۹ کہے (ن ب) ۱۰ نسخۂ بورڈ میں زائد شعر
۱۱ بولتے اپنے کو (نسخۂ بورڈ)
۱۲ نسخۂ بورڈ میں یہ مصرعہ اول ہے۔
۱۳ سے (نسخۂ بورڈ)
۱۴ ہاتھ ہے سب (نسخۂ بورڈ)

بولتے کو اپنے دیکھا کیجیے
بولتے کا ہی پرکھا[۵۱] کیجیے

بولتے[۵۲] کے آستان پر ہو مقیم
جان تو ہے یہ صراط المستقیم

کیا ہے مادر، کیا پدر، فرزند و مال
بولتے[۵۳] ہی کا ہے یہ سارا خیال

بولتا جب جسم سے جاتا رہا
پھر کسی[۵۴] سے کیا مرا ناتا رہا

بولتا ہے بولتے کی یاد میں
بولتا شاگرد اور استاد میں

بولتے کے بول کو سن لیجیے
بولتے کی ہی اطاعت کیجیے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

بولتا ہے[۵۵] اہل اور نااہل میں
بولتا ہے[۵۶] احمد و بوجہل میں

بولتا ہی عالم و فاضل ہوا
بولتا ہی عابد[۵۷] و جاہل ہوا

بولتا ہی عاشق و معشوق ہے
بولتا ہی خالق و مخلوق ہے

بولتے پر بولتا ہے مبتلا
بولتا سب سے ملا، سب سے جدا

بولتے کو بولتے کی ہے[۵۸] یہ دید
بولتے[۵۹] کی ہے یہ سب گفت و شنید

بولتا ہی سالک[۶۰] و مجذوب ہے
بولتا ہی طالب[۶۱] و مطلوب ہے

بولتا ہی ہے گا حال و قال میں
بولتے کو دیکھیے ہر حال میں

---

۵۱ ہی کا (ن ب) ۵۲ نسخۂ بورڈ میں زائد شعر ۵۳ بولتے دم کا ہے سارا یہ خیال۔
۵۴ پھر کسی سے بولو کیا ناتا رہا۔
۵۵ و ۵۶ تھا (ن ب)
۵۷ عاقل (ن ب)
۵۸ ہیگی (ن ب)
۵۹ بولتے ہی کی ہے سب گفت و شنید۔
۶۰ و ۶۱ اور (ن ب)

بولتے[1] کی ساری ہے گی دھوم دھام — بولتے[2] کا سارا ہیگا اژدہام
بولتا ہے[3] فاعل و مفعول میں[4] — بولتا ہے[5] قائل و مقتول میں[6]
بولتا[7] ہی گلّہ اور چوپان ہے — بولتا دانا میں اور نادان ہے
بولتا ہے ناظر و منظور میں — بولتا شاکر و مشکور میں
بولتا ہی ہیگا بم اور زیر میں — بولتا ہے نالۂ شبگیر میں
بولتے پر بولتا مائل ہوا — بولتے سے بولتا سائل ہوا
بولتا ہی ساجد و[8] مسجود ہے — بولتا ہی عابد و[9] معبود ہے
بولتے کی[10] ہے یہ ساری قیل و قال — بولتا ہے صاحب قال[11] و حال
بولتے سے بولتا دلبند ہے — بولتے سے بولتا خرسند[12] ہے
بولتا ہے با حجاب اور بے حجاب — بولتا ہے بانقاب[13] اور بے نقاب
بولتے کی کیا کہوں جور و جفا — آشنا ہے، آشنا ہے، آشنا
بولتا مشہور اور معروف ہے — ہر صفت میں صاحب و موصوف ہے
بولتے کو بولتے کا ذکر ہے — بولتے کو بولتے کا فکر ہے
بولتا ہے دوست اور دشمن کے بیچ — بولتا ہے رہبر[14] و رہزن کے بیچ
بولتا ہے یار اور اغیار میں — بولتا ہے زاہد و میخوار میں

---

۱ بولتے ہی کی ہے ساری (ن ب) ۲ بولتے ہی کا ہے سارا اژدہام (ن ب)
۳ ہی (ن ب) ۴ ہے (ن ب)
۵ ہی (ن ب) ۶ ہے (ن ب)
۷ یہ بیت نسخۂ بورڈ میں زائد ہے۔ ۸ و ۹ اور (ن ب)
۱۰ بولتے ہی کا سارا قیل و قال (ن ب) ۱۱ معنیٰ و حال (ن ب)
۱۲ خورسند (ن ب) ۱۳ بے نقاب اور بانقاب (ن ب)
۱۴ چور اور (ن ب)

بولتا ہر نام میں ہے بولتا　　　کفر اور اسلام میں ہے بولتا
بولتا ہی شیخ و سیّد کھتری　　　بولتا ہی برہمن اور چھتری
بولتے[1] کو کہتے ہیں مغل و پٹھان　　　بولتے کی دیکھیے کیا کیا ہے شان
بولتا[2] ہی شیعہ اور سُنّی ہُوا　　　بولتا ہی پاپی اور پُنّی ہُوا
بولتا[3] کیا ہندو اور کیا مسلمین　　　ہے اسی میں بولتے کے دونوں دین
بولتا[4] ہے عشق کے کاشانہ میں　　　بولتا ہے بُلبل و پروانہ[5] میں
بولتا[6] ہے عالم توحید میں　　　بولتا ہے صورتِ تقلید میں
بولتا ہے شرح حسن و ناز کا[7]　　　بولتا ہے رازداں ہر راز کا[8]
بولتا ہے شیریں اور فرہاد میں　　　بولتا ہے[9] نشۂ بیداد میں
بولتا نے قیس کو مجنوں کیا　　　بولتے[10] نے کیا کہوں جوں جوں کیا
بولتا[11] ہے مے میں میخانے میں　　　بولتا ہے ساقی اور پیمانے میں
بولتا ہے شمع اور گلگیر میں　　　بولتا ہے صیاد[12] اور نخچیر[13] میں
بولتا[14] ہے محفل و فانوس میں　　　بولتا مردنگ اور ناقوس میں
بولتے پر سلطنت کا تاج ہے　　　بولتے کا بولتا محتاج ہے
بولتا[15] اثبات اور سرِّ خفی　　　بولتا اسرارِ خفی اور جلی

---

۱ و ۲ و ۳ یہ تین اشعار نسخۂ بورڈ میں زائد ہیں۔
۴ یہ شعر ن ب میں مؤخر ہے۔ ۵ ویرانہ (ن ب)
۶ یہ شعر ن ب میں ۸ سے مقدم ہے۔
۷ و ۸ بجائے "کا" "کے" میں (ن ب) ۹ تھا (ن ب)
۱۰ بولتے نے کتنے ہی کا خوں کیا۔ (کتنوں ہی کا) (ن ب)
۱۱ بولتا ہی ہے مے و میخانہ میں (ن ب) ۱۲ صید (ن ب) ۱۳ زنجیر (ن ب) ۱۴ ن ب میں اندر شعر۔
۱۵ بولتا اثبات ہیگا اور نفی ۔ بولتا اسرارِ سرِّ مختفی (ن ب)

بولتا[1] اس نوع سب کے سنگ ہے — جس طرح برگ حنا میں رنگ ہے

بولتے کو دیکھیے ہر شان میں — جان میں پہچان[2] میں انجان میں

بولتا ہی فیل اور گھوڑا ہوا — بولتا ہی راہ[3] کا روڑا ہوا

جو[4] ہے باہر اس کتاب وبید سے — سو ہے باہر بولتے کے بھید سے

بولتا ہے برگ اور اشجار میں — شاخ میں، گلشن میں، گل میں، خار میں

بولتے کے واسطے سب کچھ بنا[5] — ماہ و خور، لوح و قلم، ارض و سما

بولتا ہے[6] در میں اور دیوار میں — بولتا ہے تسبیح اور دستار میں

بولتا[7] ہے حاکم قدر و قضا — بولتا ثابت بہ تسلیم و رضا

بولتے[8] کا سیر ہفت افلاک ہے — بولتا ہر ایک شئے سے پاک ہے

بولتا[9] ہے جبہ و دستار میں — بولتا ہے سبحہ و زنار میں

بولتا جبریل و میکائیل ہے — بولتے کا نام اسرافیل ہے

بولتا ہے نار میں اور نور میں — تھا انا الحق بولتا منصور میں

بولتا[10] ناسوت اور ملکوت میں — بولتا ہے قبلہ و جبروت میں

بولتے سے بولتا پیدا ہوا — بولتے پر بولتا شیدا ہوا

بولتا ہے قوال اور مردھنگ میں — بولتا[11] ہے بین و دف اور چنگ میں

---

۱ یہ شعر نسخۂ بورڈ میں زائد ہے - ۲ جان میں انجان ہیں پہچان میں - ۳ باٹ (ن ب)

۴ یہ شعر ن ب میں زائد ہے -

۵ ہوا (نسخۂ بورڈ)

۶ بولتا ہی ہے در و دیوار میں * بولتا ہے کوچہ و بازار میں (ن ب)

۷ و ۸ و ۹ یہ تین اشعار نسخۂ بورڈ میں زائد ہیں -

۱۰ یہ شعر ن ب میں زائد ہے -

۱۱ بولتا ہے نے میں، دف میں، چنگ میں -

بولتے سے بولتا ظاہر ہوا | بولتا ہر بات سے ماہر ہوا
بولتا ہے سینۂ بریان میں | بولتا ہے دیدۂ گریان میں
بولتے سے چار عنصر کا ظہور | بولتا ہر ایک کی پتلی کا نور

"داستانِ[۱] دربیان حقیقت پنج عنصر و دہ حواس"

بولتا ہے سب کے دل میں بولتا | باد و آتش ، آب و گِل میں بولتا
یہاں تجھے جس بولتے سے کام ہے | عنصر اعظم اوسی کا نام ہے
کیجیے اس سوچ[۲] پر میرے قیاس | پانچ عنصر سے ہوئے یہ[۳] دس حواس
[۴]پہلے تو سامعہ وشامہ و لامسہ | باصرہ اور ذائقہ ہے خامسہ
[۵]حافظہ حس مشترک وہم و خیال | اور ہے متصرفہ اے میرے لال
[۶]نہ رکھوں گا تجھ سے کوئی عقل نہاں | ان حواسوں کا سن اب مجھ سے بیاں
[۷]حافظہ سب یاد رکھتے ہیں جسے | عنصر اعظم سے تعلق ہے اوسے
[۸]باصرہ آتش کا ہے گا انتظام | روشنی آنکھوں میں ہے جس کے تمام
[۹]خاک سے شامہ کے تو سند | جو کرے معلوم بُوئے نیک و بد
[۱۰]جتنی کچھ لذت زباں پر جان لو | ذائقہ ہے آب کا یہ مان لو
[۱۱]یار میرے تونے کچھ تجویز کی | کیسی خواہش ہے تجھے ہر چیز کی
[۱۲]لامسہ کی بات ہے یہ رکھ تو یاد | اس کو کہتے ہینگے ملوسات باد
[۱۳]یہ تو ظاہر کے تھے یہاں پانچوں حواس | اس حواس باطنی پر کر قیاس
[۱۴]کون ہے حسی مشترک سے آشنا | جس کے تئیں آتے ہیں صلوات وثنا؟ (ثنا)

---

۱ نسخۂ بورڈ میں یہ عنوان موجود ہے اور نسخۂ ہذا میں متروک ۔
۲ بات (ن ب) ۳ پھر (ن ب)
۴ تا ۱۴ یہ تمام اشعار نسخۂ بورڈ میں زائد ہیں ۔

سب[۱] سے ہے اس شخص کا عالی مقام | جس کو اہل اللہ کہتے ہیں تمام
وہ[۲] جو واصل ہوئے ہیں ذات سے | مطلع نئیں دوسرا اس بات سے
سنتا[۳] آیا ہوں میں از اہلِ کمال | ایک دل ہے جس کو کہتے ہیں خیال
ہے[۴] وہ متصرف سب اوپر اے عزیز | خیر اور شر کی نہیں اس کو تمیز
واہمہ[۵] کہتے ہیں اوس کو بالیقیں | شبہہ جب آوے کہے یہ یا نہیں
حافظے[۶] کیا کروں تجھ سے بیاں | یہ سخن اوپر اوسی کے ہے عیاں
دوستی[۷] اور دشمنی اور ہم عناد | نیک و بد، جو کچھ اوسے رکھتے ہیں یاد
بولنے[۸] بن جو کہا سو ایک نئیں | بولتے کو بوجھ لینا ہر کہیں
بولتے کا جان لینا شرط ہے | بولتے[۹] کا مان لینا شرط ہے
کچھ[۱۰] نہیں اس بولتے کے ماسوا | بولتا ہی بولتا ہے بولتا
بولتے[۱۱] کو جان تو کہتے ہیں ہم | نہ کسرہ ہے نا فتحہ ہے نا ہے ضم

بولتے[۱۲] کو کیا کہوں جو ہے یہ شئے
بولتے[۱۳] کا ہوں میں کرسکتا بیاں | بولتا ہی ہے جہاں دیکھو نہاں
بولتے[۱۴] ہی کا یہ سارا رنگ ہے | بولتا ناموس و نام و ننگ ہے
صبغۃ[۱۵] اللہ ثبت رنگ ضم ہوا | بولتے اپنے کو اوس میں رنگ ہوا
آشنا اس راز[۱۶] سے جو نہ ہوا | پارسا[۱۷] کہلا رہے تو کیا ہوا
کیا ہوا منڈوائی گر ریش و بروت | کیا ہوا ڈالا گلے کے بیچ سوت
کیا ہوا گرچہ لٹایا مال و زر | پر نہ پائی بولتے کی کچھ خبر

---

۱ تا ۸ یہ آٹھ شعر نسخۂ انجمن ترقی اردو بورڈ میں زائد ہیں۔ ۹ اس سخن کا مان لینا شرط ہے (ن ب)

۱۰ تا ۱۵ یہ چھ اشعار ن ب میں زائد ہیں۔

۱۶ رنگ (ن ب)۔

۱۷ گیروے کپڑے رنگے تو کیا ہوا (ن ب)۔

کیا ہوا گر دھر لیا سر پر کلاہ ۔ مال و زر کے واسطے کہلائے شاہ
الفیا[1] سے گو ملایا سلسلہ ۔ بولتے کا پر نہ پایا سلسلہ
کیا ہوا گر شاہ جی کہلا رہے[2] ۔ نفس امارہ کی خاطر سب سہے[3]
ممتنع کی پر نہ کی کچھ جستجو ۔ در بدر پھرتے رہے یا گو بگو
کیا ہوا گر ریش کی تونے دراز ۔ کیا ہوا گر تو کرے[4] روزہ نماز
کیا ہوا اس شانہ و مسواک سے ۔ کیا[5] ہوا اس صورت غمناک سے
کیا ہوا گر[6] خرقۂ پشمینہ ہے ۔ دل[7] تو از مکر و دغا پر کینہ ہے
کیا ہوا گر ہاتھ میں سمرن لیا ۔ واسطے[8] دنیا کے یہ بھی فن کیا
کیا ہوا گر بیٹھے شغل و ذکر میں ۔ دل ہے لیکن کیمیا کی فکر میں
کیا ہوا تعویذ اور طومار سے ۔ نا[9] ہوئے واقف جو ہم اس یار سے
کیا ہوا گر تم بڑے ساحر ہوئے ۔ ساحری سے خلق میں ماہر[10] ہوئے
کی اگر کشف و کرامت کی تلاش ۔ اینہم جست[11] اے یار من بہر معاش
مال و زر کے واسطے اے بوالفضول ۔ نا[12] ملا دین اور دنیا کا حصول
جو[13] کیا زہد ریا تو کیا کیا ۔ بے ریا ہو بے ریا ہو بے ریا
چھوڑ[14] اس زہد و ریا کی جستجو ۔ یاد کر تو مولوی کی گفتگو

---

[1] مصطفیٰ (ن ب) [2] کہلائیے (ن ب) [3] کیے ۔ (ن ب) [4] کرنے لگا (ن ب)
[5] جوڑنے کے توڑنے کے تاک سے (ن ب) [6] جو (ن ب)
[7] دل پر از مکر و ریا و کینہ ہے ۔ (ن ب)
[8] یہ بھی دنیا کے لیے یک فن کیا ۔ (ن ب)
[9] جو ہوئے واقف نہ تم اس راز سے (ن ب)
[10] ظاہر (ن ب) [11] است (ن ب)
[12] نا ملا دین نا ہوئی دنیا حصول (ن ب) [13] و [14] یہ دو اشعار ن ب میں زائد ہیں ۔

انچہ گیرد علتی علت شود — کفر گیرد کاملے ملت شود
بولتے[1] کے ہاتھ کیا ہے بولتا — خوب ہے گنج معانی کھولتا
خامۂ[2] تحریر ہے یہ بولتا — بولتے کی داستاں کرا نتھا
مصطفیٰ[3] پر بھیج صلوٰۃ اور سلام — آل اور اصحاب پران کے تمام

خاتمہ کے بعد اسی شاعر بیہوش نے جس کو ویدانت اہل ہنود کے نظریۂ تصوف پر بھی عبور ہے۔ ویدانت کی اصطلاحات پر بھی خوب بحث کی ہے بعض اشعار نمونۃً ملاحظہ ہوں :-

عنوان :- داستان چنانچہ سری کشن درسری بھاگوت بھین سلوک خبر می دہد۔ سرب سنگو برجہت۔

بولتے ہی کو ہیں کہتے ہرن[4] گرب — جس سبھی اب پت[5] ہوا سنسار سب
جب اجھا روپ ہوتا اِتری — نام پایا رسیتی پت کا تیسری
بولتا اس تن کے اندر مول[6] ہے — بولتا ہر چیز کا استول ہے
بولتا ہی تھا ہر یک اوتار میں — مجھ میں کچھ نرسنگ[7] نر میں نار میں
ہیں اسی ہی بولتے کے سب بھیں — کیا ہے برما کیا بشن اور کیا ہے شیش
کس کو سرگن کس کو نرگن جانتے — بولتے کے ہیں یہ سب گن جانتے
بولتا ہے آتما پرماتما — بولتے کو کہتے ہیں دھرم آتما

---

[1] بول کیا ہے اس کے آگے بولتا ✦ کیا ہے تو گنج معانی کھولتا (ن ب)

[2] و [3] یہ دو اشعار ن ب میں نہیں ہیں۔

[4] ہرن گرب :- ہرنیہ گربھ

[5] پت :- باغرت

[6] مول :- جڑ بنیاد - استول :- جسم کثیف

[7] نرسنگ :- تری باجہ - نرسنگھ وشنو کا چوتھا اوتار (روپ)

یار اپنے سے لگا اپنی لگن تا لگی تیرے تئیں جیسے کٹھن
تو تو اپنے بولتے کا کر بچار یاد رکھ اس بولتے کا تو شمار
بولتے میرے ہے تجھ پر یہ سوال تو تو اپنے وقت کا ہے دانیال
طاق میں یہ سب کتابیں رکھ دے تو ہے کہاں کاغذ کے گل میں گل کی بو
عشق کا قرعہ تو تخت دل پہ ڈال جتنی شکلیں ہیں تو اون کے تئیں نکال
زائچہ میں جسم کے ٹک دیکھ تو کون کون ہے شکل تیرے رو برو
گھر میں حمزہ کے پچھاں ہو چاہیئے تو صاحب عرفان ہو
قبض داخل ہے اگر جائے تقی کیا کرے گا نفس امارہ شقی
قبض خارج عتبہ داخل میں جو ہو شور فتنہ جنگ ہے مجھ سے سنو
مگر جماعت نصرت الداخل کے جا ہو خوشی بس تجھ کو از سرتا بپا

غرض اصطلاحاتِ نجوم سے بحث کی ہے۔ عشقِ حقیقی و حقیقتِ محمدیؐ پر بھی خوب لکھا ہے ؎

داستان در بیانِ فضیلتِ عشق کہ ہیچ نبود و ہر موجودات از فرمانِ او بظہور آمد کہ او را حقیقت محمدی نیز گویند

کس نباشد ہمچو عشقت رہبرے پرتو عشق از غیب بکشاید درے
جانتا ہے عشق اس کے دل کا راز عشق تو اے یار ہے بندہ نواز
عشق را ہادی کن اندر راہ دیں تا ترا بنماید اور رہ بالیقین
عشق سے جب یار تو یاری کرے عشق بھی تیری مددگاری کرے
عشق باشد خضر راہِ نیک ذات عشق نوشاند ترا آبِ حیات
عشق کی ہے جس کسی کو جستجو عشق برلاوے گا اوس کی آرزو
عشق زنگ دل بگرداند چو دور عشق در سینہ نہد صد گنج نور
عشق سے ہوگا ترا مقصد تمام عشق ہی سے کام ہو با لتمام
چاہے تو وہ رائی کو پربت کرے تاج شاہی کا ترے سر پر دھرے

عاشقی جس کے تئیں درکار ہو — دین و دنیا سے وہ بیٹھے ہاتھ دھو
نا کسی مذہب میں دیکھا اتفاق — بلکہ بغض و کینہ ہم حسد و نفاق
ملت عشق از ہمہ ملت خوش است — ملت عشق از ہمہ ملت خوش است
عشق مذہب، عشق ملت عشق دیں — سُن لے تو مجھ سے یہ رمز العاشقین

غرض عشق حقیقی پر تقریباً سو اشعار کہے ہیں۔ اس مثنوی کے جملہ چار سو چونتیس اشعار ہیں، جس کا اشارہ موجود ہے۔ (مکتوبہ ۱۳۰۴ھ)

الہامُ الرحمٰن فی تفسیر القرآن

من امالی
الامام عبید اللہ السندی رح

الجزء الثانی

قیمت :- آٹھ روپے

ملنے کا پتہ
شاہ ولی اللہ اکیڈمی - صدر - حیدر آباد - سندھ